# مطبوعات

**دخترِ کشمیر:** از جناب حافظ محمد ادریس' امیر جماعت اسلامی صوبہ پنجاب۔ ناشر: ابو طلحہ ' مکتبہ احیائے دین' منصورہ' لاہور۔ سفید کاغذ ' ۲۰۰ صفحات ۔ قیمت ۴۰ روپے۔

ایک صوبے کے نظامِ جماعت کی ذمہ داری' جامع منصورہ میں کبھی کبھی خطبہ و خطابت کا فیضان بھی' درس قرآن دینا اور تربیت گاہوں میں مربی کا منصب سنبھالنا بھی۔ حافظ صاحب کی شخصیت کئی جہتیں رکھتی ہے۔ حال ہی میں ان کی صلاحیتوں کا ایک نیا دریچہ کھل گیا ــــ جس پر کہا جاسکتا ہے کہ "گویا دبستاں کھل گیا۔" "مراد یہ کہ ان کے افسانوں کا تازہ مجموعہ سامنے ہے۔ یہ افسانے جہادِ کشمیر' نوجوانوں کی شہادت' خواتین پر انسانی بھیڑیوں کے حملے' بستیوں کے جلنے کے درد انگیز حالات کے حقیقی مواد سے تشکیل پائے ہیں۔ ایسے درد ناک حالات کو وقائع نگار یا سفرنامہ نگار اور طرح پیش کرتا ہے' سیاسی لیڈر یا صحافی دوسری طرح سامنے لاتا ہے' مگر ادیب و شاعر انہی حالات کی اپنے جذبات و احساسات کے رنگوں سے نقش گری کرکے دلوں میں اتر جاتا ہے۔ سو یہی تجزیہ حافظ محمد ادریس صاحب نے کیا ہے' اور بڑی حد تک کامیاب تجزیہ ہے۔

"الشیخ مصلح الدین" کے نام سے پہلے افسانے کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ معرکۂ آزادی کے ظہور کے آغاز کا قصہ ہے۔ "انوکھا دہشت گرد" میں ایک کردار پہلی سطر ہی میں جلوہ گر ہے۔ "مجھے رام دیال نہ کہا کرو' میرانام سیف اللہ ہے"۔ یہ مسلمانوں سے نفرت رکھنے والا نوجوان سید جمال علوی جیسے عظیم مسلم قیدی کے اثر سے اسلام قبول کرلیتا ہے۔ بعد میں اس کی والدہ بھی مسلمان ہوگئی۔ جنت کا ناشتہ کے عنوان سے جمیلہ (اور اس کی بکری) کا قصہ بہت جذبہ انگیز اور دلچسپ ہے۔ "رحمت کا فرشتہ" کے عنوان سے ایک ڈاکٹر کے گھر پر رات کو ہندو فوجیوں کی یورش' اور چھپے ہوئے مجاہدین کا پیچھے سے جاکر بعض کو نشانہ بنانا اور بعض کو ہینڈز اپ کرا دینا' اور بالآخر سب کا خاتمہ' عجیب قسم کا ڈرامائی منظر ہے۔ "وولر بیراج پر دھماکے" بھی خوب ہے۔ مگر "دخترِ

کشمیر" مرکزی افسانہ ہے۔ بھائی شہید ہو جاتا ہے تو بہن "دخترِ کشمیر" کہتی ہے کہ "بھیا تم نے اپنا عہد پورا کردیا' تمہاری بہن بھی اپنا عہد نبھائے گی۔"

بقیہ ساری کہانیوں پر ایک ایک فقرہ لکھنے سے بھی قصہ "طولانی" ہو جائے گا۔ بس یہی گزارش ہے کہ کشمیر سے متعلق یہ سارے افسانے اپنے اندر رنگِ حقیقت لیے ہوئے ہیں اور سب آسان زبان اور دلچسپ انداز میں لکھے گئے ہیں۔ (ن - ص)

---

**حبیبِ کبریاؐ کے تین سو اصحابؓ:** مولف : جناب طالب الہاشمی - ناشر : چین اسلامک پبلشرز' اردو بازار' لاہور۔ ضخامت ۴۱۲ صفحات۔ قیمت ۱۶۰ روپے۔

برادرم طالب الہاشمی نے سیر الصحابہؓ کے سات گلدستے تیار کرنے میں درجۂ اولیت' درجۂ تخصص اور درجۂ فراوانیٔ خدمتِ دین حاصل کرلیا ہے۔ ان کو اس جہانِ خیروبرکت کی جادہ پیمائیاں کرتے ہوئے چوتھائی صدی کے مہ و سال گزر گئے' اور طالب صاحب کا توسنِ کلکِ صدق رقم برابر اپنی برق رفتاری سے چلا جارہا ہے اور سوار ہے کہ سیرِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی گل فروش وادیوں کی ایک ایک پتی کی تصویریں تیار کرتا جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تاقیامت حفاظت کا وعدہ خود فرمایا تاکہ دین کا فکری و ایمانی مرکز اور ہدایتِ پاک کا سرچشمہ امت اور انسانیت کے لیے سرمایۂ فلاح ہو۔ متعدد علماء نے بہت سے قرآنی اشارات سے یہ حقیقت بھی واضح کردی ہے کہ قرآن کی جو تبیینِ لسانی و عملی و سکوتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیش فرمائیں گے' حفاظتِ قرآن کے وعدے میں اس کی حفاظت کا وعدہ بھی شامل ہے۔ یعنی قرآن کے ساتھ نبی مامور من اللہ برائے تبیین القرآن کی وضاحت و تشریح بھی امت اور اس کی نسلوں کے لیے بمنزلۂ نص ہے۔ چنانچہ صحابہؓ نے آپؐ کے قول و فعل کا ریکارڈ' حافظے میں بھی اور تحریری طور پر بھی جمع کیا۔ بعد میں آئمہ حدیث نے اس سارے ریکارڈ کو سمیٹ کر روایت و درایت کے معیارات سے چھانا پھٹکا اور کھرے مال کو الگ کرلینے کی کوششیں کیں۔ اس کے لیے سلسلۂ اسناد' اسماء الرجال' درایت کے اصول' جھوٹی احادیث کے متعلق معلومات وغیرہ نئے علوم مرتب کردیے۔ اس طرح حدیث محفوظ ہوگئی۔

اب صرف ایک چیز کی اور ضرورت تھی کہ صحابہ کرامؓ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امت مابعد (نسل در نسل) کے لیے وسیلہ و واسطہ تھے احادیث و اخبار کو پہنچانے کا' اور پہلے مرتبے (بعض اوقات دو دو روایتی درجوں تک) کے راویٔ اقوال و اعمالِ رسولؐ تھے' ان کی